شرح جوامع الکلم

مجموعہ ملفوظات

حضرت سیّد محمد بندہ نواز گیسو دراز رح

جمع کردہ

حضرت سیّد محمد اکبر حسینی رح فرزند شاں

تحقیق، ترجمہ و شرح

کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

ہے۔ چونکہ دریا کے پانی سے بھوک زیادہ لگتی ہے میں کنوئیں سے پانی نکال کر لے جاتی ہوں کیونکہ ہمارے پاس کھانے کیلئے کچھ نہیں ہے۔ جونہی حضرت شیخ نے یہ بات سنی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور خواجہ اقبال کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہمارے قصبہ غیاث پور میں یہ عورت اسقدر غریب ہے بھوک کے خوف سے دریا کا پانی نہیں پیتی۔ فوراً جاؤ اور اس سے معلوم کرو کہ روازنہ تمہارے گھر کا خرچ کیا ہے۔ اور جو کچھ وہ بتائے ہر ماہ اسکو باقاعدگی سے دے دیا کرو۔ انہوں نے اسکے گھر پر جا کر دریافت کیا۔ اس نے جسقدر بتایا۔ حضرت شیخ نے حکم دیا کہ انکو دیدیا کرو اور انکو کہہ دو کہ دریا کا پانی پیا کرو۔

اسکے بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک دفعہ غیاث پور میں آگ لگ گئی۔ گرمی کا موسم تھا۔ حضرت شیخ بالا خانہ سے نکل کر باہر دھوپ میں ننگے پاؤں کھڑے ہو گئے اور جب تک آگ نہ بجھی آپ بدستور کھڑے رہے۔ اسکے بعد خواجہ اقبال کو حکم دیا کہ تمام گھروں کو گن کر آؤ اور ہر گھر کیلئے دو روپے نقد اور دو خوانچے طعام اور ایک گھڑا ٹھنڈے پانی کا لے جاؤ۔ انہوں نے حکم کی تعمیل کی اور تمام مصیبت زدہ لوگوں کے لئے جیسا کہ فرمان ہوا تھا اشیاء مہیا کر دیں۔ اس زمانے میں دو تنکہ یا دو روپے کی اتنی قدر و قیمت ہوتی تھی کہ جہیز کیلئے کافی ہو جاتے تھے بلکہ کچھ بچ بھی جاتا تھا اور ایک خوانچہ طعام سے پورا گھرانہ کھانا کھا سکتا تھا۔ اور ٹھنڈے پانی کا گھڑا بھی بہت مرغوب چیز تھی۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ میرے شیخ حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا کہ ایک دن ایک نہایت ہی حسین و جمیل نوجوان جسکا چہرہ چاند کی طرح خوبصورت تھا میرے پاس آ کر کہنے لگا کہ **وما ارسلنا ک الاّ رحمته للعلمین** (اے پیغمبر ﷺ ہم نے آپکو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے) یہ خطاب سن کر میں نے شرم کے مارے سر نیچا کر لیا کیونکہ یہ خطاب پیغمبر علیہ السلام کیلئے مخصوص ہے۔ بندۂ نظام کون ہے کہ اس خطاب سے مخاطب کیا جائے۔ میں نے بار بار سر نیچا کیا اور اس نے بھی ہر بار آ کر اسی خطاب سے مجھے مخاطب کیا کہ **وما ارسلنا ک الا رحمته للعلمین**۔

مذمتِ دنیا و اہلِ دنیا کے بیان میں

اس کے بعد مذمت دنیا اور اہل دنیا کے متعلق گفتگو ہونے لگی۔ ارشاد فرمایا کہ حضرت حاتم اصمؒ اکثر سفر پر رہتے تھے۔ بغداد میں ایک تاجر تھا جو مسافروں کو اپنے ہاں ٹھہراتا تھا اور خدمت کیا کرتا تھا۔ حضرت حاتم بھی اسکے ہاں ٹھہر گئے۔ ایک دن کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سوداگر پریشانی کی حالت میں گھر